انوارِ شریعت
سُنّی دارُالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ

جامع الفتاویٰ

المعروف

انوارِ شریعت

حصہ نہم تا شانزدہم

از افادات

- مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی رحمتہ اللہ علیہ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
- شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب لائلپوری رحمۃ اللہ علیہ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ: مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

الناشر: سنی دار الاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اوّل ———— سنہ ۱۹۷۲ء ۱۳۹۲ھ

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر ———— سُنّی دارالاشاعت ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ———— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ———— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ———— قسم اول مجلد ۱۶ روپے

مجلّد چرمی ۲۵ روپے

۱۹: - کیا کسی حدیث کے اسناد صحیح ہونے سے یہ ضروری ہے کہ اسکے متن حدیث پر عمل کیا جائے یا کسی حدیث کے محض اسناد ضعیف ہونے سے لازم آتا ہے کہ وہ حدیث قابل عمل نہ ہو۔

۲۰: شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی تراویح کی کتنی رکعت بتاتے ہیں ابن تیمیہ نے تراویح کے عدد رکعت کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے حضور سید نا قطب الاقطاب غوث اعظم رضی اللہ تعالے عنہ اور محدث نووی شارح مسلم شریف کتنی تراویح کو مسنون فرماتے ہیں۔

نوٹ: - ان سوالات کے جوابات مندرجہ ذیل پتہ پر دیں یہ آپ کو اختیار ہے خواہ آپ ان سوالات کے جوابات تنہا لکھیں یا دوسرے غیر مقلد مولویوں کی مدد مانگ کر لکھیں۔ مگر جوابات پر آپ کے دستخط کا ہونا ضروری ہے اور باقی غیر مقلد مولویوں کے دستخط کرانے نہ کرانے کا آپ کو اختیار ہے۔ اگر آپ نے سوالات کے جوابات انصاف سے دیئے تو عدد تراویح کے مسئلہ میں غیر مقلدوں پر حق ظاہر ہو جائے گا اور غیر مقلدوں کی ساری شورش کی قلعی کھل جائے گی ۲۴ شوال تک اس پتہ پر جواب دیں (سردار احمد حنفی قادری چشتی۔ قصبہ دیال گڑھ براستہ دھاریوال ضلع گورداسپور) اور اس مدت کے بعد اس پتہ پر جواب روانہ کریں (بریلی شریف محلہ بہاری پور مسجد بی بی صاحبہ مرحومہ مدرسہ مظہر اسلام اہلسنت وجماعت)

اعلان: - جو غیر مقلد صاحب ان سوالات کو دیکھے وہ اپنے ذمہ دار مولویوں تنظیم والے روپڑی غیر مقلدوں سے یا غزنوی غیر مقلدوں سے یا دہلوی غیر مقلدوں سے جوابات لکھوا کر بھیجے جن حنفیوں کو غیر مقلد میں تراویح کے مسئلہ میں تنگ کرتے ہیں وہ ان غیر مقلدوں کی دہن درازی کے لئے ان سوالات کے جوابات ان سے طلب کریں۔

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

سوال نمبر ۲: - کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اندریں مسئلہ کہ بعد از نماز جمعہ شہر یا قصبہ میں احتیاط الظہر پڑھنی فرض ہے یا کہ نہیں۔ چونکہ ہمارے قصور شہر میں اہلسنت کے دو گروہ در بارہ احتیاط ہیں ایک جماعت تو کہتی ہے کہ احتیاطی پڑھنی فرض ہے جو شخص احتیاطی نہیں پڑھتا وہ فرض کا تارک ہے اور جو لوگ احتیاطی نہیں پڑھتے وہ صرف اتنا کہتے ہیں کہ ہمارے مفتی اعظم اعلحضرت بریلوی قدس سرہ احکام شریعت میں فرماتے ہیں کہ بعد جمعہ نماز ظہر کی حاجت نہیں اس لئے نہیں پڑھتے اب فریقین میں یہ بات قرار پائی ہے کہ جو فیصلہ حضرت قبلہ مولانا سردار احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ محدث ومفتی اعظم

فرمادیں اس پر ہم سب کاربند ہونگے چونکہ آپ ہمارے اہلسنت کے مفتی اعظم ہیں لہذا آپ مہربانی فرما کر ہمارے حاکم بن کر فیصلہ صادر فرما کر مشکور فرمائیں تاکہ ہماری کشمکش دور ہو جائے۔ نیز آپ یہ بھی فرمادیں کہ احتیاطاً الظہر قرآن وحدیث اور امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قول سے ثابت ہے یا بعد جاری ہوئی ہے تو کتنا عرصہ ہوا ہے۔

۲:۔ جو لوگ احتیاطاً الظہر نہیں پڑھتے وہ فرض کے تارک اور مستوجب عذاب ہیں یا کیا۔

۳:۔ شہر میں احتیاطی فرض واجب ہے کہ نہیں بینوا توجروا از شہر قصور۔

الجواب:۔ شہر میں نماز جمعہ پڑھنا فرض ہے اور احتیاطی ظہر شہر میں پڑھنا ضروری نہیں۔ خواص پڑھ لیں تو عوام نہ پڑھیں جو شخص یہ کہتا ہے کہ شہر احتیاطی ظہر نہ پڑھنے والا فرض کا تارک ہے اس کی بات خلاف تحقیق ہے۔ خواص کا شہر میں احتیاطی ظہر پڑھنا مستحسن اور مندوب ہے۔ اور وہ عوام جن کو احتیاطی ظہر پڑھنے سے جمعہ کی فرضیت میں شک ہو تو وہ شہر میں احتیاطی ظہر ہرگز نہ پڑھیں اور جو عوام ایسے ہوں کہ احتیاطی ظہر پڑھنے سے ان کو جمعہ کی فرضیت میں شک نہ ہو وہ احتیاطی ظہر پڑھ سکتے ہیں۔ احتیاطی ظہر کے پڑھنے میں اختلاف نہیں ہے بلکہ اتفاق ہے ہاں اسکے ضروری ہونے میں اختلاف ہے۔ ہمارے نزدیک شہر میں پڑھنا ضروری نہیں بلکہ جائز و مندوب و مستحسن ہے ردالمختار حاشیہ درمختار میں ہے وذکر فی النھر انہ ینبغی التردد فی ندبھا علی القول بجواز التعدد خروجا من الخلاف انتھی وفی شرح الباقانی ھوالصحیح وبالجملۃ فقد ثبت انہ ینبغی الاتیان بھذہ الاربع بعد الجمعۃ لکن بقی الکلام فی تحقیق انہ واجب او مندوب اسی میں ہے ولھذا قال المقدسی نحن لا نامر بذالک امثال ھذہ العوام بل ندل علیہ الخواص وبالنسبۃ الیھم انتھی واللہ تعالٰی اعلم۔ عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے استحسنوا ان یصلوا بعد صلوۃ الجمعۃ بغیر جماعۃ اربع رکعات بنیۃ اٰخر ظھر ادرکت وقتہ ولم اصلہ وتفصیلہ فی شرح الھدایۃ والمنیۃ والکنز وغیرھا۔

۱:۔ قرآن شریف کی کسی آیت میں احتیاطی ظہر کا ذکر صراحت سے نہیں اور حدیث شریف میں بھی اسکا صراحتًہ نظر سے نہیں گذرا اور امام اعظم علیہ الرحمتہ کا قول اسکے متعلق کتب متداولہ میں مذکور نہیں۔ سلطان اسلام اورنگ زیب رحمتہ اللہ علیہ کے استاذ حضرت عارف باللہ ملاجیون علیہ الرحمتہ تفسیر احمدی میں اسکے متعلق مختصر ذکر فرمایا اور علماء کے اختلاف کو نقل فرمایا۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

ج ۲: جو لوگ شہر احتیاطی ظہر نہیں پڑھتے وہ فرض کے تارک نہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

ج ۳: شہر میں احتیاطی ظہر نہ فرض ہے نہ واجب۔ واللہ تعالےٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

سوال ۲۱: مسئلہ یہ ہے کہ ایک آدمی جو کچھ علم بھی رکھتا ہے اور ہمارے قریب ایک چھوٹے سے گاؤں میں کچھ عرصہ سے جمعہ بھی پڑھاتا ہے لہذا علماء دین سے التجا ہے کہ چھوٹے سے دیہات میں جمعہ پڑھانے کی نسبت مسئلہ فرمادیں کہ کن شرطوں سے جمعہ واجب ہوتا ہے اور کن شرطوں سے ظہر ساقط ہوتی ہے۔ ان کی نسبت شریعت کی رو سے بندگان دین فیصلہ دیں کہ آیا یہ درست ہے یا نہیں۔

الجواب: جمعہ کے فرض ہونے کے لئے شرائط ہیں جن میں سے ایک شرط شہر یا فنائے شہر (یعنی ملحقات شہر) ہے لہذا گاؤں میں جمعہ فرض نہیں ہے جس گاؤں میں جمعہ نہیں ہوتا وہاں قائم نہ کیا جائے گاؤں میں نماز جمعہ نفل ہوگی لہذا جمعہ کے دن گاؤں میں نماز ظہر پڑھنا فرض ہے جو شخص گاؤں میں جمعہ کے دن ظہر نہ پڑھے گا اسکے ذمہ ظہر کا فریضہ باقی رہے گا اس نے گاؤں میں نماز چاہے پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو واللہ تعالےٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

ج ۲۲ ایک سوال کا جواب: گاؤں میں شرعاً جمعہ نہیں اگر علمائے کرام نے فرمایا جس گاؤں میں پہلے سے جمعہ ہو رہا ہو اس کے بند کرنے میں فتنہ و فساد ہوتا ہو تو فتنہ و فساد سے بچنے کے لئے جمعہ کو بند نہ کیا جائے جمعہ بطور نفل ادا ہو جائے گا اس لئے گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر ضروری پڑھے۔ جمعہ چاہے پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو اور جس گاؤں میں پہلے سے جمعہ نہ ہو رہا ہو تو وہاں ہرگز جمعہ کو شروع نہ کیا جائے۔ واللہ تعالےٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

سوال ۲۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعد نماز فجر یا پنجگانہ یا بعد عیدین مصافحہ کرنا یا معانقہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا بالاجر والثواب۔

الجواب هو الموفق للصواب: ملاقات کے وقت دو مسلمانوں کا آپس میں مصافحہ کرنا یا بعد نماز پنجگانہ مصافحہ کرنا جائز ہے بلکہ مستحب ہے۔ طحطاوی حاشیہ درمختار میں ہے تستحب بالمصافحة بل هی سنة عقب الصلوٰة وعند کل لقی یعنی مصافحہ مستحب ہے بلکہ ہر نماز کے بعد (اور ہر ملاقات) سنت ہے۔ مراقی الفلاح شرح نور الایضاح کے حاشیہ میں ہے کذا تستحب المصافحة فهی سنة عقب الصلوٰة کلها یعنی یونہی مصافحہ مستحب بلکہ نماز کے بعد سنت ہے۔ مجمع الانہر میں ہے وکن المصافحة بل هی سنة عقیب الصلوٰة کلها و عند الملاقات